آفت سے محفوظ رکھتے۔

میرا خیال ہے کہ ہم دراصل مسلح رہنا چاہتے ہیں اور فوجی شان و شوکت فوجی پوشاک، فوجی رسوم و رواج، بادہ نوشی، جوش و خروش اور تشدد کے دلدادہ ہیں۔ ہماری زندگی تو انھیں وحشیانہ اور نمائشی فروعات کا یک گونہ عکس ہے اور حسد و جہالت سے ہم ایک دوسرے کو برباد کر رہے ہیں ہم دولت مند ہونا چاہتے ہیں۔ مگر جتنی ہی دولت و ثروت بڑھتی جاتی ہے اتنا ہی ہم بے درد اور سنگ دل ہوتے جاتے ہیں۔ چاہے ہم تعلیم یا دوسری خیرات کی مدوں میں بڑی بڑی رقمیں دیتے رہیں، پہلے تو مظلوم بیکسوں کو لوٹ کر اور ان کا خون چوس کر اپنا شکار بناتے ہیں اور بعد کو کچھ ٹکڑے ان کے سامنے پھینک دیتے ہیں اور اس کو خیرات اور خدمت خلق کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ شاید ہم یہ محسوس بھی نہیں کرتے کہ کیسی بلا ہم اپنے سر لے رہے ہیں۔ کثیر تعداد تو ایسے لوگوں کی ہے جو اپنی روزانہ زندگی انتہائی عجلت اور نافہمی سے گزارتے ہیں اور گورنمنٹ یا شاطر سیاست داں لوگوں کے ہاتھ میں اپنی زندگی کی باگ ڈور دے دیتے ہیں۔

تمام حکومتیں جنگ کی تیاریاں کرنے پر مجبور رہتی ہیں۔ خود ہماری گورنمنٹ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ رعایا کو جنگ میں سینہ سپر بنانے کے لیے اور اپنے فرائض کو بے چون وچرا انجام دینے کے لیے ہر گورنمنٹ اس کو ضابطہ اور قابو میں رکھتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ باشندوں کو ایسی تعلیم

دی جاتی ہے کہ وہ مشین کی طرح بے دردی اور مستعدی سے کام کریں۔

اگر زندگی کا مقصد اور انجام برباد کرنا اور برباد ہونا ہے تو تعلیم کے ذریعے لوگوں کو بے رحم اور سنگ دل بنا دینا لازمی ہے۔ مجھے تو اس کا یقین نہیں کہ واقعی دل سے ہم ایسا ہی نہیں چاہتے اور یہ اس لیے کہ بے رحمی اور بے دردی کامیابی کی پرستش کے ساتھ ساتھ جاتی ہے۔ دراصل کوئی خود مختار ریاست یہ نہیں چاہتی کہ اس کی رعایا آزاد ہو، اور نہ یہ پسند کرتی ہے کہ لوگوں میں غور و فکر کرنے کی قابلیت پیدا ہو۔ وہ تو اپنی مطلب بر آری کے لیے خالی ڈھنڈورا پیٹ کر عوام کو قابو میں لانا چاہتی ہے، اور تاریخی واقعات کی توضیح اور تاویل توڑ مڑور کر کیا کرتی ہے۔ اس لیے تعلیم، اس بات کے سکھانے کا بہت بڑا ذریعہ بنائی جارہی ہے، کہ لوگ ''کیا سوچا کریں گے'' نہ یہ کہ ''کیسے سوچیں'' اگر ہم موجودہ سیاسی نظام سے بالکل آزاد ہو کر سوچیں اور خود اپنی رائے قائم کریں تو بلا شک خطرناک سمجھے جائیں گے کیونکہ خدشہ یہ لگا رہے گا کہ مبادا آزاد جماعتوں میں سے کہیں ایسے اشخاص نہ نکل آئیں جو کلیتہً صلح پسند ہوں اور جن کے خیالات موجودہ نظام کے خلاف ہو۔

صحیح قسم کی تعلیم صریحاً حکمران گورنمنٹ کے لیے خطرناک ہوگی، اسی لیے خواہ لطیف خواہ کثیف ذرائع سے اُسے روکا جاتا ہے۔ تعلیم اور سامان خورد و نوش صرف چند اشخاص کے اختیار میں ہو جانا ایک ذریعہ انسان